دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرنس نمبر:Lar 7858 تاریخ:18-08-2018

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ویڈیو گیم کی اجرت اور کوئنز کی خرید وفروخت کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ انٹرنیٹ پر ایک گیم ہے، جسے کھیلنے کے لیے پہلے ایک اکاونٹ بنانا پڑتا ہے، جس کی وہ گیم ہوتی ہے، اسے اکاونٹ بنانے کے لیے 20ہزار روپے فیس دی جاتی ہے ۔ یہ اکاونٹ گویا اجازت نامہ ہوتا ہے، پھر اس کے بعد کوئنز خریدے جاتے ہیں، بغیر کوئنز کے گیم نہیں کھیلی جاسکتی اور جب کوئی کوئنز خریدتا ہے، تو اس کے لیے کوئن کا ایک چھوٹا سا نشان ہوتا ہے اور اس کے آگے اس کا فیگر لکھا ہوتا ہے۔ مثلا: اگر کسی نے 500 کوئنز خریدے ہیں، تو کوئن کے ایک نشان کے ساتھ 500 کا فیگر لکھا ہوا اس کی گیم پر ظاہر ہوجائے گا۔ جب گیم کھیلی جائے گی تو اگر یہ شخص ہار گیا، تو اس کے فیگر میں سے کچھ مائنس ہوجائیں گے اور جیتنے والے کو مل جائیں گے اور اگر جیت گیا، تو اسے ہارنے والے کے کوئنز مل جائیں گے، جو قابل فروخت ہوں گے کہ اگر کوئی شخص اس سے رابطہ کرے کہ یہ کوئنز مجھے بیچ دو، تو اسے پیسوں کے بدلے بیچ دے گا۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ یہ اکاونٹ بنانے کے لیے رقم دینا اور پھر کوئنز کی خرید وفروخت یہ شرعاً درست ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اکاونٹ بنانے کے لیے رقم دینا بھی جائز نہیں اور کوئنز کی خرید وفروخت بھی جائز نہیں۔

تفصیل اس میں یہ ہے کہ گیم کھیلنے کے لیے اکاونٹ بنانے پر جو رقم دی جارہی ہے، یہ بلا معاوضہ ہے اور اس سے مقصود اپنا کام نکالنا ہے کہ مجھے اس بات کی اجازت مل جائے کہ میں کوئنز خرید کر کھیل سکوں، تو یہ رشوت ہے اور رشوت ناجائز وحرام ہے۔

حدیث پاک میں ہے:" لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی والرائش، یعنی الذی یمشی بینھما " یعنی نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے، رشوت لینے والے اور ان دونوں کے درمیان چل کر معاملہ کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج4، ص444، مطبوعہ الریاض)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:" الراشی والمرتشی فی النار " ترجمہ :رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔ (الدعاء للطبرانی، ج1، ص579، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

رشوت کی تعریف کے بارے میں البحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے:"ما یعطیہ الشخص للحاکم وغیرہ لیحکم لہ اویحملہ علی ما یرید" ترجمہ:رشوت یہ ہے کہ کوئی شخص حاکم یا کسی اور کو کچھ دے تاکہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کردے یا اسے اپنی منشاء پوری کرنے پر ابھارے۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب القضاء، ج6، ص362، دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے:" رشوت لینا مطلقاً حرام ہے، کسی حالت میں جائز نہیں۔ جو پرایا حق دبانے کے لیے دیا جائے، رشوت ہے۔ یوہیں جو اپنا کام بنانے کے لیے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے، لیکن اپنے اوپر سے دفعِ ظلم کے لیے جو کچھ دیا جائے دینے والے کے حق میں رشوت نہیں، یہ دے سکتا ہے، لینے والے کے حق میں وہ بھی رشوت ہے اور اسے لینا حرام۔" (فتاوی رضویہ، ج23، ص597، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

نیز فقیہِ عصر حضرت مولانا مفتی نظام الدین رضوی دام ظلہ العالی رجسٹریشن کے لیے دی جانے والی فیس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں: " اس کے ناجائز ہونے کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ فیس کی شرعی حیثیت رشوت کی ہے، جو یقیناً حرام ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اپنا یا کسی کا بھی کام بنانے کے لیے ابتداءً صاحبِ امر کو کچھ روپے وغیرہ دینا رشوت ہے اور یہاں کمپنی کو فیس اس لیے دی جاتی ہے کہ اسے اجرت پر ممبر سازی کا حق دے دیا جائے اور فیس کے مقابل کوئی چیز نہیں ہوتی۔" (ماہنامہ اشرفیہ، ص38، شمارہ مئی 2008ء)

اور کوئنز کی خرید و فروخت بھی شرعا درست نہیں، کیونکہ یہ شرعا کوئی مال نہیں ہے، جبکہ خرید و فروخت مال کی ہی ہو سکتی ہے۔ مال اس لیے نہیں کہ شریعت کی نظر میں مال وہ ہے، جس کی طرف طبیعتیں مائل ہوں اور ان کو وقتِ حاجت کے لیے ذخیرہ کیا جا سکے، جبکہ یہاں تو صرف فیگرز ہوتے ہیں، اتنی تعداد میں قابل ذخیرہ اشیاء نہیں ہوتیں۔ کشف الکبیر و بحر الرائق و رد المحتار میں ہے: " المراد بالمال مایمیل الیہ الطبع ویمکن ادخارہ لوقت الحاجۃ" ترجمہ: مال سے مراد وہ چیز ہے، جس کی طرف طبیعت میلان کرے اور اس کو حاجت کے وقت کے لیے ذخیرہ کیا جا سکتا ہو۔

(ردالمحتار، کتاب البیوع، ج4، ص501، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے: " البیع مبادلۃ المال بالمال" ترجمہ: بیع کہتے ہیں مال کے بدلے مال کا باہم تبادلے کو۔

(بدائع الصنائع، ج05، ص140، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اگر کوئی مسلمان کوئنز خرید چکا ہے، تو اسے چاہیے کہ مسلمان کے ہاتھ نہ بیچے بلکہ کسی حربی کافر کے ہاتھ بیچ کر رقم وصول کر لے اور پھر بعد میں مزید نہ خریدے۔ فتح القدیر میں ہے: " (ولأن مالهم مباح)۔۔۔ وانما یحرم علی المسلم اذا کان بطریق الغدر (فاذا لم یأخذ غدرا فبأی طریق یأخذہ حل) بعد کونہ برضا" ترجمہ: اور اس لیے کہ ان کا (حربی کافروں کا) مال مباح ہے اور مسلمان پر صرف اسی صورت میں حرام ہے، جب دھوکے کے طور پر ہو، پس دھوکے سے نہ لے تو جس طریقے سے بھی لے گا حلال ہو گا، جبکہ اس کی رضامندی سے لے۔

(فتح القدیر، باب الربا، ج07، ص39، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: "کافر اصلی غیر ذمی و غیر مستامن سے اپنے نفع کے وہ عقود بھی جائز ہیں، جو مسلم و ذمی مستامن سے ناجائز ہیں، جن میں غدر نہ ہو کہ غدر و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر ذمی ہو یا حربی مستامن ہو یا غیر مستامن اصلی ہو یا مرتد۔ ہدایہ و فتح القدیر و غیرہما میں ہے: "لان مالهم غیر معصوم فبای طریق اخذہ المسلم اخذ مالا مباحا مالم یکن غدرا" (کیونکہ ان کا مال معصوم نہیں، اسے مسلمان جس طریقے سے بھی حاصل کر لے، وہ مال مباح ہو گا، مگر شرط یہ ہے کہ دھوکا نہ ہو۔) (فتاوی رضویہ، ج14، ص139، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

06 ذو الحجۃ الحرام 1439ھ/18 اگست 2018ء

الجواب صحیح

محمد ہاشم خان عطاری مدنی

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔